105729

RS: 3/-

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی
جلد ۶۹ شمارہ ۳۵ [illegible]

گجرال اور بھاجپا کی ملی بھگت سے

اتر پردیش میں

جمہوریت کا خون

رام جیٹھ ملانی کے فیکس مکتوب کے بعد ہی وزیر اعظم اور وزیر داخلہ نے اتر پردیش میں جمہوریت کے قاتل اعظم کلیان سنگھ کی جان بخشی کے پروانہ پر دستخط کئے

ہندوستان میں اقتدار کی تاریخ کا یہ شاید پہلا ہی موقع ہے جب وزیر اعظم اندر کمار گجرال اور وزیر داخلہ مسٹر اندرجیت گپتا نے خود ہی شریک حکومت پارٹیوں اور سرکاری اقتدار متحدہ محاذ کی تمام حلیف پارٹیوں کے باوجود اتر پردیش کی کلیان سنگھ حکومت کو برخاست کرنے کی ایک بار سفارش کرنے کے بعد اسے واپس لے لیا۔

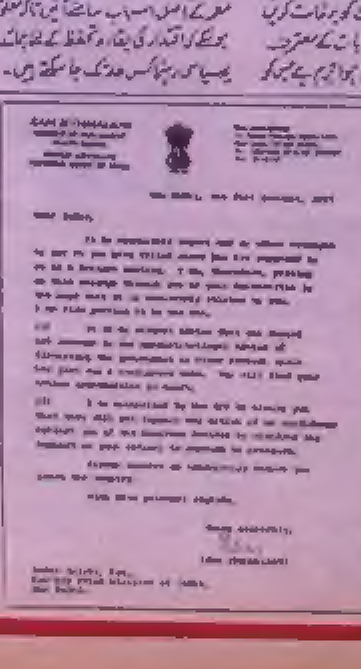
سوال یہ ہے کہ آخر ایسا کیوں ہوا۔ کیا اس کی وجہ صرف صدر جمہوریہ کا دوبارہ غور کرنے کے لئے کابینہ کو واپس بھیج دینا تھا یا اس کی پشت پر کوئی اور وجہ بھی کارفرما تھی۔

جہاں تک صدر جمہوریہ کا دوبارہ غور کے لئے کابینہ کو واپس کرنے کا معاملہ ہے تو اس میں اس سفارش کو واپس لینے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ جمہوریت کی گذشتہ تاریخ میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ سابقہ صدور نے ان جانے کتنے بلوں کو دوبارہ غور کے لئے واپس کیا لیکن کوئی حکومت سرنگوں نہیں ہوئی اور وہ بل دوبارہ منظوری کے لئے صدر جمہوریہ کو بھیجے گئے جس کے بعد قانونی طور پر پابند صدر نے اس پر منظوری کے دستخط ثبت کر دئے۔

بعض سیاسی مبصرین کا خیال ہے۔

مگر درست ہی معلوم ہوتا ہے کہ ایوان صدر سے ٹھیک ۲۱ گھنٹے بعد اس سفارش کی واپسی خود ہی معنی رکھتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ کابینہ کی میٹنگ میں جب طویل ترین میٹنگ میں یہ فیصلہ لیا گیا اس میں ہی مسٹر گجرال اور مسٹر گپتا اس کے خلاف تھے اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ کانگریس کے دباؤ میں آکر وہ اتر پردیش کی اس دل بدلو حکومت کو برخاست کریں حالانکہ وہ خود اسمبلی میں اسباب کے معترف تھے کہ یہ ایک ایسا کھلا ہوا جرم ہے جس کو معاف نہیں کیا جانا چاہئے۔ تاہم چونکہ وہ یہ نہ کر سکے تھے کہ ان کے حکومت کسی دباؤ میں آکر کوئی کام نہیں کرنا چاہتی۔

بہرحال یہ ایک ایسا حقیقت ہے جس کو ہر شخص تعجب کے ساتھ محسوس کر رہا تھا۔ سیاسی مبصرین بھی اس تگ و دو میں تھے کہ اس معرکے کے اصل اسباب سامنے آئیں۔ یہ معلوم ہو سکے کہ اقتدار کی بقاء و تحفظ کے لئے سیاسی رہنما کس حد تک جا سکتے ہیں۔



وزیر اعظم گجرال کے نام رام جیٹھ ملانی کا مکتوب

۲۱ اکتوبر کو جب کلیان سنگھ حکومت نے دل بدلی کے ذریعہ گردی اور مار دھاڑ کے ذریعہ اسمبلی میں بظاہر اکثریت ثابت کر دی تو اپوزیشن پارٹیوں کی نگاہ میں کلیان سنگھ حکومت کی برطرفی کا مطالبہ ایک فطری بات تھی۔ ۵ ہی دنوں کے بعد جب اسمبلی میں اکثریت ثابت کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تو اس کے سامنے تمام باتیں ہو گئی تھیں ... اسمبلی میں ... انتقام بھی ضروری تھا جس کے تحت اس کے ایک طرف سیکولر وزرا اور دوسری طرف ... دیکھے گئے۔ ۲۱ اکتوبر کی کابینہ کی توسیع نے سیکولر پارٹیوں کے ممبران کو دل بدلی پر آمادہ کیا اور دوسری طرف مسٹر رام جیٹھ ملانی نے اپنے ... کو وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کی میٹنگ سے پہلے منظور کر لیا اور انہیں اختیار دیا کہ وہ گجرال اور گپتا کو یقین دلا دیں کہ ... اور پارٹی حکومت سے اپنی حمایت واپس ...

یہ الگ بات ہے کہ حکومت کو اعتماد کی تحریک پر لانا ہے یا اس تحریک کی حمایت نہیں کرتی ہیں ... کی حکومت محفوظ رہ جائے گی۔

یہ بات صاف ہو چکی ہے کہ بی جے پی نے دونوں محاذوں پر کامیاب مہم چلائی۔ مسٹر جیٹھ ملانی نے وزیر اعظم کو بذریعہ فیکس ایک مکتوب بھیج کر انہیں بی جے پی کی حمایت کا یقین دلایا اور ... کر دیا جس کے ...

محمد سالم جامعی

بھارتی کے تیور بدل گئے اور انہوں نے صدر جمہوریہ کے اس سفارش کو واپس کر دینے کے بعد اسے دوبارہ صدر جمہوریہ کو بھیجنے سے صاف انکار کر دیا۔

اب سوال یہ ہو گیا ہے کہ جمہوریت کا ایک قتل، ڈھٹائی کے ساتھ کس بات میں زبردستی قبضہ کر لی اور دل بدلی کے ذریعہ اقتدار حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے اور مرکزی حکومت خاموش تماشائی بنی رہے۔ کیا اقتدار ہی سب کچھ ہے جس کے لئے کسی کی بھی مدد اور جمہوریت کی دھجیاں اڑا کر جمہوریت اور شرافت کا گلا گھونٹ دیا جائے۔ مسٹر گجرال کو اس کا جواب نہیں تو کل عوام کے سامنے اس کا جواب دینا ہوگا۔

یہ کس قدر افسوسناک بات ہے کہ مسٹر گجرال اور مسٹر گپتا نے متحدہ محاذ کی شامل پارٹیوں کے اس مطالبہ کو بھی ماننے سے صاف انکار کر دیا ہے کہ اتر پردیش میں دل بدلی کا جو کھیل کھیلا گیا ہے اس کی سی بی آئی کے ذریعہ جانچ کرائی جائے۔ ایسے لگتا ہے کہ اس کے پیچھے دولت اور وزارت کا لالچ کار فرما ہے۔ مسٹر گجرال اگر کچھ نہیں کر سکے تو بی جے پی ان کی حفاظت کرتے رہے گی۔ یہ ان کی زبردست بھول ہے جو ...

(بقیہ صفحہ ۹ پر)

چین کے مسلم اکثریت کے صوبے

سنکیانگ کے مسلمان آزمائش کا شکار

[illegible]

یورپ و امریکہ میں

تمدن اسلامی کے تین مینار

[illegible]

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فساد زدہ مظلومین کو دہلی ہائیکورٹ کے فیصلہ کے مطابق معاوضہ دیا جائے

جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہٗ کا یہ مطالبہ برمحل اور مبنی بر انصاف ہے کہ آزادی کے بعد سے اب تک فرقہ وارانہ فسادات میں جو لوگ مارے گئے ہیں ان کے ورثاء کو دہلی ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کے مطابق معاوضہ ادا کیا جائے جو اس نے ابھی حال ہی میں ایک سکھ بیوہ کی درخواست پر صادر کیا ہے۔ اس فیصلے میں ہائی کورٹ نے حکومت کو ہدایت کی ہے کہ وہ ۱۹۸۴ء کے ہند و سکھ فسادات میں ہلاک ہونے والوں کے ورثاء کو دس دس لاکھ روپیہ ادا کرے۔ اس لئے کہ حکومت دستور کی دفعہ ۲۱ کے مطابق اپنے بعض شہریوں کے تحفظ میں ناکام رہی ہے۔

امیر الہند مدظلہٗ نے ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کی روشنی میں حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ دفعہ ۲۱ کو سامنے رکھ کر اس سلسلہ میں ایک نیا قانون بھی بنائے تاکہ کوئی ہندوستانی شہری انصاف سے محروم نہ رہے۔

آزادی کے بعد سے اب تک گذشتہ پچاس برسوں میں ہندوستان میں بائیس ہزار سے زائد فرقہ وارانہ فسادات ہو چکے ہیں جن میں کم از کم تیس ہزار افراد مارے گئے اور بے پناہ جان و مال کی تباہی و بربادی ہوئی ہے۔

ہندوستان ایک جمہوری اور دستوری ملک ہے۔ یہاں کے دستور میں بلا امتیاز مذہب و ملت ہر ایک کو برابر کا شہری تسلیم کیا گیا ہے پھر اس دستور میں دفعہ ۲۱ شامل کی گئی ہے جس کے تحت ہندوستان کے ہر شہری کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری حکومت کو سونپی گئی ہے، لیکن اسے ایک المیہ ہی کہا جائے گا کہ آج تک ہزاروں ہزار مسلمانوں کو ان کی جان و مال سے محروم کر دیا گیا اور حکومت بجائے انہیں انصاف دینے کے نہ صرف خاموش تماشائی بنی رہی بلکہ اس کے متعین کردہ امن و قانون کے محافظ خود شر پسند فرقہ پرستوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں پر یلغار میں شامل ہو گئے۔

یہ جمعیۃ علماء ہند کا آج کا نہیں بلکہ ایک قدیم مطالبہ ہے اور اب جبکہ دہلی ہائی کورٹ کا فیصلہ بھی اس سلسلہ میں آ گیا ہے، تو اس مطالبہ کو مزید تقویت حاصل ہو گئی ہے۔

امیر الہند مدظلہٗ نے صاف کہا کہ آزادی کے بعد سے اب تک جتنی بھی پارٹیاں برسر اقتدار آئی ہیں انہوں نے مسلمانوں اور اقلیتوں کے ساتھ نہایت غلط سلوک کیا ہے اور اس دوران ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات میں مرنے والے ہزاروں لوگوں کے ورثاء کو کوئی معاوضہ نہیں دیا گیا ہے۔

مولانا مدنی نے فرمایا کہ اگر مجوزہ قانون کے تحت ریاستی حکومتیں معاوضہ دینے میں ناکام رہیں تو مظلومین خصوصی عدالتوں کے ذریعہ براہ راست معاوضہ کا مطالبہ کر سکیں گے۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ صدر محترم مدظلہٗ کے اس مطالبہ کی ہر طرف سے تائید کی جا رہی ہے اور سیاسی و سماجی حلقوں میں اسے کافی سراہا جا رہا ہے۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے کہ بعض لوگ معاندانہ چشمک اور جاہلانہ مفادات کے پیش نظر اس مطالبہ اور کانگریس کے ساتھ حضرت صدر محترم مدظلہٗ کی وابستگی کو خلط ملط کر کے غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مولانا مدنی نے جب یہ کہا کہ گذشتہ پچاس سال میں مسلمانوں کو کسی حکومت سے انصاف نہیں ملا، ان کے پیش نظر صرف کانگریس ہی نہیں بلکہ سبھی سیاسی پارٹیاں تھیں۔ پھر مولانا مدنی نے یہ کوئی نئی بات نہیں کہی انھوں نے اپنے اٹھارہ سالہ پارلیمانی دور میں بھی اپنی تقریروں میں بار بار مسائل اٹھائے اور بلا خوف ملامت [illegible] اقتدار حکومت خواہ وہ کانگریس کی رہی ہو یا اور کسی پارٹی کی ہمیشہ دو ٹوک الفاظ میں اس کی مذمت کی اور اس سلسلے میں کبھی مداہنت سے کام نہیں لیا۔ یہ مولانا مدنی ہی تھے جنہوں نے ایمرجنسی کے تاریک ترین دور میں [illegible] ایک ایسے اجلاس میں جس میں [illegible] بعض وزراء بھی شامل تھے [illegible] کے خاتمہ کا مطالبہ کیا تھا [illegible] اچھے اچھے [illegible] خاص طور پر اسلامی حرکت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔

مولانا مدنی کی اٹھارہ سالہ پارلیمانی زندگی کے دوران شاید ہی کوئی ایسا موقع ہو جس میں انہوں نے مسلمانوں کے مسائل نہ اٹھائے ہوں اور ان پر مدلل تقریریں نہ کی ہوں [illegible] آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی ہے اور کبھی ایک منٹ کے لئے بھی وہ مسلمانوں کے مسائل سے چشم پوشی کے لئے تیار نہیں ہوئے۔

جہاں تک معاندانہ چشمک [illegible] کا سوال ہے ہم نہیں سمجھتے [illegible] کہ جمعیۃ علماء ہند اپنے کام اور مقاصد کے اعتبار سے اپنی ایک شناخت رکھتی ہے لیکن اس کے باوجود [illegible] کبھی کسی مسائل میں کوئی علیحدہ [illegible] نہیں کی [illegible]

علیحدہ بات ہے کہ جو لوگ [illegible] اپنی انفرادیت [illegible] جمعیۃ علماء [illegible] کسی بھی مسئلہ پر [illegible] کی اس کے [illegible] ان کی ایک بڑی تعداد [illegible] ان کی انفرادیت [illegible] جمعیۃ علماء ہند ایک دستوری [illegible] اغراض و مقاصد ہیں جن کے مطابق اس کے [illegible] اور اغراض و مقاصد کو [illegible]

جمعیۃ علماء ہند [illegible] کے مسائل حل کرنے کے [illegible] اور وہ اپنے کام کے [illegible] بالا [illegible] کی سرگرمیاں جمعیۃ علماء ہند کے اصول و اغراض سے متصادم ہوتے نظر نہیں آتے [illegible] انفرادیت پسندی کا طعنہ دیا جانا تو [illegible] کے علاوہ اور کیا کہہ سکتے ہیں۔

بہرحال اس مطالبہ [illegible] جمعیۃ علماء [illegible] ملک کے ایک اہم مسئلہ [illegible] جمعیۃ علماء ہند کے اس مطالبہ کی تائید میں [illegible] اور جمعیۃ کی قیادت کے ساتھ [illegible] اس مطالبہ کو [illegible] جمعیۃ علماء ہند نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے [illegible] جمعیۃ علماء ہند کو انفرادیت کا طعنہ دینے والے [illegible]

جواہر القرآن

سورۃ انعام — ۶

ترجمہ آیات ۳۹ - ۴۱ — حضرت شیخ الہندؒ

- اور جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیتوں کو وہ بہرے اور گونگے ہیں اندھیروں میں (ف) جس کو چاہے اللہ گمراہ کرے (ف۲) اور جس کو چاہے ڈال دے سیدھی راہ پر۔
- تو کہہ دیکھو تو اگر آوے تم پر عذاب اللہ کا یا آوے تم پر قیامت کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے بتاؤ اگر تم سچے ہو۔
- بلکہ اسی کو پکارتے ہو، پھر دور کر دیتا ہے اس مصیبت کو جس کے لئے اس کو پکارتے ہو اگر چاہتا ہے اور تم بھول جاتے ہو جن کو شریک کرتے تھے (ف۳)

فوائد — علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

(ف) نہ سننے والے [illegible] خود دوسرے سے پوچھتے ہیں [illegible] اندھیرے میں [illegible]

(ف۲) گمراہ کرنا اسی کو چاہتا ہے جو خود ذرائع ہدایت کو اپنے اوپر مسدود کر لیتے ہیں [illegible] ولو شئنا لرفعناه بها ولكنه اخلد الى الارض واتبع هواه (اعراف، رکوع ۲۲) [illegible]

ہمارے اور کانگریس کے درمیان تعلقات استوار ہوئے ہیں

سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور وزیر دفاع جناب ملائم سنگھ یادو سے گفتگو

[illegible]

مایاوتی نے جانچ سے گھبرا کر حمایت واپس لی ہے

... کے ممبر لیجسلیٹو کونسل ... کا انٹرویو

[illegible]

مایاوتی کے دور حکومت کی
قابل مواخذہ بدعنوانیاں

[illegible]

آزادی کے لئے ہندستانی مسلمانوں کی قربانیوں کو فراموش نہیں کیا جاسکتا

جمعیۃ علماء اتر پردیش کے زیر اہتمام تاریخی شہر میرٹھ میں منعقد جشن زریں سے وزیر دفاع مسٹر ملائم سنگھ یادو کا خطاب

تحریک آزادی کا اولین مرکز ہونے کا شرف حاصل کرنے والے شہر میرٹھ کے تاریخی فیض عام انٹر کالج کے وسیع میدان میں ۲ نومبر ۱۹۹۷ء کو جمعیۃ علماء اتر پردیش کے زیر اہتمام آزادی کی گولڈن جوبلی کے موقع پر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کی صدارت میں منعقد جوبلی جشن زریں۔ بلاشبہ اپنی نوعیت کا ایک عظیم الشان اجلاس تھا جس میں صوبہ کے کونے کونے سے لاکھوں مسلمانوں اور دوسرے برادران وطن نے شرکت کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ملک کی آزادی کے لئے ہندوستان کے مسلمانوں نے جو قربانیاں دی ہیں فرقہ پرست طاقتوں کی بیزار کوششوں اور جدوجہد فریب کے باوجود اسے فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ پنڈال و اسٹیج کا منظر بھی قابل دید تھا۔ اسٹیج پر ایک طرف جہاں جمعیۃ علماء ہند کے اکابر جلوہ افروز تھے وہیں ملک کی مختلف سیکولر سیاسی پارٹیوں کے اہم نمائندے بھی موجود تھے۔

اجلاس کا آغاز قاری عبدالسلام صاحب استاذ قرأت دارالعلوم دیوبند [illegible]

[illegible]

مولانا سید اسعد مدنی نے ایک ہی اسٹیج پر بہت سے لوگوں کو اکٹھا کر کے ایک بار پھر ثابت کر دیا ہے کہ آپ ہی ہندستان میں ملکی اتحاد و یکجہتی اور سالمیت کے سچے نقیب ہیں۔

[illegible]

آزاد ہندستان میں مسلمانوں کو مساوات حق وانصاف کا اصول اور

جمعیۃ علماء اترپردیش کے زیر اہتمام عظیم الشان جشن زرّیں منعقدہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۹۷ء سے امیر الہند

[illegible]

اما بعد

[illegible]

معزز سامعین!

[illegible]

شعبہ ہائے زندگی میں معقول نمائندگی دی جائے

حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ صدر جمعیۃ علماء ہند کا صدارتی خطاب

لئے آزادی کی جدوجہد کے ساتھ ساتھ دین کے محافظوں کی ضرورت بھی سامنے تھی۔ دین کے تحفظ اور آزادی کے مجاہدین کے لئے کہ ان کی سالاری کے لئے ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء کو مجاہدین ۱۸۵۷ء نے ایک مدرسے کی بنیاد ڈالی جس کے بانیوں میں مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حاجی عابد حسینؒ اور ان کے رفقاء کار تھے۔ یہ مدرسہ صرف ایک درس گاہ نہیں تھا بلکہ ایک دینی اور دعوتی تحریک کا گہوارہ بھی تھا۔ اس مدرسے نے ہزاروں ایسے مجاہدین تربیت کر کے میدان میں اتارے جنہوں نے تحریک آزادی میں آگے بڑھ کر حصہ لیا اور اس کے ساتھ ساتھ سکل مشنریوں کی یلغار سے مسلمانوں کے عقائد اور کردار کی حفاظت بھی کی۔ یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ علوم اسلامیہ کی اس عالی معیاری درس گاہ نے نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا کے ہزاروں علماء کرام کو دینی تعلیم کی خدمت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے حقوق کی مدافعت کے لئے بھی تیار کیا۔ دارالعلوم کے بانی یہ شعور رکھتے تھے کہ اسلامی عقائد و شعائر کی مدافعت کے لئے ملک کو سامراجی طاقت سے آزاد کرانا ضروری ہے۔ اس لئے اس درس گاہ نے ملک کی آزادی کے لئے ہزاروں مجاہدین حریت کی تربیت کا فریضہ بھی انجام دیا۔

جمعیۃ علماء کے قیام سے قبل ۱۹۰۹ء میں شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ نے اپنے استاذ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے مشورے سے ثمرۃ التربیت کے نام سے دیوبند کے فارغین کی ایک تنظیم قائم کی لیکن اس انجمن کا مقصد صرف چندہ جمع کرنا نہیں تھا بلکہ اس میں شامل افراد کو ملک کی آزادی کی جدوجہد کے لئے تیار کرنا تھا۔ مشہور تحریک ریشمی رومال بھی اسی کی کڑی تھی۔ اس انجمن کے ابتدائی اراکین میں سے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے شاگرد تھے۔

دارالعلوم کے قیام کے انیس سال بعد ۱۸۸۵ء میں آزاد خیالات کا حامل سے کر انڈین نیشنل کانگریس کا قیام عمل میں آیا۔ ملک کی آزادی کے لئے ایک سیاسی تحریک کی تشکیل کے لئے علماء کرام نے اس تنظیم کا خیر مقدم کیا اور تین سال بعد ۱۸۸۸ء میں تین سو سے زائد علماء کرام نے حصول آزادی کے لئے کانگریس میں شامل ہونے کا فتویٰ دیا جو نصرۃ الابرار کے نام سے چھپا۔ اس وقت جب انڈین نیشنل کانگریس کی سرگرمیاں صرف اجلاس منعقد کرنے اور مطالبات کے میمورنڈم کے پیش کرنے تک محدود تھیں، علماء کرام اپنے طور پر ملک کی آزادی کے لئے منصوبوں کی تشکیل کے لئے سرگرم تھے۔ ۱۹۱۳ء میں شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ نے اسی مقصد کے لئے ایک تنظیم جمعیۃ الانصار قائم کی، جس کے پہلے ناظم مولانا عبید اللہ سندھیؒ منتخب ہوئے۔ تقریباً دو سال کی تیاری کے بعد اس تنظیم کا پہلا اجلاس مراد آباد میں زیر صدارت مولانا احمد حسن امروہیؒ ہوا۔ یہ تنظیم اس تحریک کا حصہ تھی جس نے انگریزی سامراج کو ختم کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ تحریک ریشمی رومال سے موسوم کیا جاتا ہے۔ شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ نے مسلسل جانفشانی سے اس کی تیاری کی جس کے بعد ۱۹۱۵ء میں برطانوی سامراج کے خلاف ایک منظم بغاوت کے ذریعہ ہندوستان کو آزاد کرانے کا منصوبہ بنایا گیا۔ اس کے لئے ملک اور بیرون ملک سے حملوں کا پروگرام تیار کیا گیا اور ۱۹ فروری ۱۹۱۷ء کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ جنگ کی تیاری کے لئے مولانا عبید اللہ سندھیؒ کو کابل بھیجا گیا تھا۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء کو کابل پہنچے وہاں دسمبر ۱۹۱۵ء کو ایک آزاد حکومت ہند کا قیام عمل میں آیا جس کے صدر راجہ مہندر پرتاپ بنائے گئے۔ علماء کرام کے اس اہم اور نتیجہ خیز منصوبے کا یہ ثبوت ہے کہ وہ ملک کو آزاد کرنے کے ساتھ مسلمانوں کی حکومت نہیں قائم کرنا چاہتے تھے بلکہ ایک جمہوری حکومت کا قیام چاہتے تھے۔ اس حکومت نے اپنے نمائندے ترکی، روس اور جاپان بھیجے۔ دوسری طرف خود مولانا محمود حسن دیوبندیؒ ستمبر ۱۹۱۵ء کو حجاز کے لئے روانہ ہوگئے اور وہاں ترک گورنر غالب پاشا سے ملاقات کی۔ مگر بدقسمتی سے تحریک کا راز فاش ہوگیا اور تحریک کے ذمہ دار لوگ گرفتار کر لئے گئے۔ حضرت شیخ الہند اور شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ اور ان کے رفقاء کرام کو حجاز سے گرفتار کر کے مالٹا جیل میں نظر بند کر دیا گیا۔ جہاں سے ۱۹۲۰ء میں ان کی رہائی عمل میں آئی۔ یہ تحریک ریشمی رومال تحریک کے نام سے معروف و مشہور ہے۔ اس میں ملک کے تمام صوبوں کے نمائندے شریک تھے۔

سوزِ حاضرین!

ریشمی رومال تحریک کی ناکامی سے علماء کرام مایوس نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے ملک کی آزادی کے لئے نیا طریقہ کار اور جدوجہد کا نیا پروگرام وضع کرنے کی فکر کی۔ ریشمی رومال تحریک کی ناکامی کے بعد ان کو یہ احساس ہوا کہ ملک کی آزادی صرف مسلمانوں کے ذریعہ ممکن نہیں ہے۔ آزادی کی جدوجہد کے لئے انہوں نے اپنے ہم وطنوں کو شریک کر کے ملک کی آزادی کے لئے ضروری سمجھا۔ ۱۹۱۹ء میں ملک کی ممتاز علماء کرام نے حصول آزادی کے لئے کانگریس میں شرکت کی حمایت کرتے ہوئے اس کے لئے راہ ہموار کی تھی۔ علماء ہند نے مشترک جدوجہد کے اصول کو تسلیم کرتے ہوئے کانگریس میں شریک ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دینی جماعت کے وجود کو ضروری سمجھا جس کا منصب اسلامی عقائد و اقدار اور شعائر کی حفاظت ہو اور جو مشترک جماعت کے ذریعہ عمل اور جدوجہد ملی شعور کی روشنی میں غور و خوض کر کے دینی اصول اور احکام کے بموجب مسلمانوں کی رہنمائی کر سکے۔ چنانچہ ۱۹۱۹ء میں خلافت کانفرنس کے موقع پر انقلابی علماء کرام نے جمعیۃ علماء ہند کے نام سے ایک جماعت دستوری جماعت قائم کی جس کے پہلے صدر مفتی اعظم مفتی کفایت اللہؒ منتخب ہوئے۔ اس تنظیم کا قیام علماء کرام کی انقلابی تحریک کا ایک حصہ اور اس کے بعد ملک کی آزادی کی جدوجہد کا ایک موثر ذریعہ بنا جس کے بعد علماء کرام کی اکثریت اسی جماعت کے ذریعہ سرگرم عمل رہی اور اسی راہ عمل پر چل کر ملک آزادی کی منزل تک پہنچا۔

مالٹا سے ۱۹۲۰ء کو شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کی رہائی کے بعد ملاقات جنگ آزادی کے لئے ان کے ساتھ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا عزیر گلؒ اور مولانا حکیم نصرت حسینؒ بھی تھے۔ وطن آنے کے بعد بمبئی میں ان کا استقبال کرنے والوں میں ہزاروں عقیدت مندوں کے ساتھ مولانا عبدالباری فرنگی محلیؒ اور مولانا شوکت علی بھی موجود تھے۔ شیخ الہندؒ ان کے رفقاء کار نے رہنمائی کرتے ہوئے ملک کی تحریک آزادی میں ایک جاندار روح پھونک دی۔

علماء کرام نے مشترک جدوجہد، مشترک قومیت کو ملک کی آزادی کی بنیاد قرار دیا۔ مولانا عبدالباری فرنگی محلیؒ نے ۱۹۲۰ء میں مشترک تحریک کی بنیاد ڈالی جو مسلم قیادت کا سنگ میل ثابت ہوئی۔ مولانا عبدالباری فرنگی محلیؒ نے جمعیۃ علماء ہند کے اجلاس میں صدر کی حیثیت سے اعلان کیا کہ سوراج کا حصول ہی ملک کی آزادی کا مقصد ہے۔ علماء کرام کے اس فیصلے کے مطابق گاندھی جی نے اپنے مشورے دیئے اور کانگریس کے عہدے پر علماء کرام کے اس فیصلے کے مطابق مسلمانوں کی کثرت سے شرکت ہوئی۔

حصول آزادی کے لئے کوشش ایک روایت بن گئی تھی کہ جمعیۃ علماء ہند، خلافت کمیٹی اور انڈین نیشنل کانگریس کے جلسے مشترک ہوتے تھے۔ ایک تیر ایک میدان میں ہوا کرتے تھے۔ انڈین نیشنل کانگریس اور جمعیۃ علماء ہند کے لیڈروں کے درمیان مشترک مسائل اور موضوعات پر تبادلہ خیال بھی اسی روایت کا حصہ تھا۔ اس سلسلے میں علماء کرام کی خدمات سے کانگریس بھی واقف تھی۔ ۱۹۲۹ء میں کانگریس کے اجلاس لاہور میں جمعیۃ علماء ہند کے نمائندے مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ اور مولانا احمد سعید دہلویؒ نے شرکت کی۔ اس اجلاس کے بعد جمعیۃ علماء ہند نے کانگریس کے ساتھ مل کر مکمل آزادی کا مطالبہ پیش کیا۔ جمعیۃ علماء ہند کے اجلاس میں بھی یہی فیصلہ ہوا اور اس کے بعد کانگریس نے جو فیصلہ کیا اس فیصلے کی تائید کی گئی۔

۱۹۲۰ء کے دوران شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ نے ترک موالات کا فتویٰ دیا جس کو بعد میں اجلاس مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ نے مرتب کر کے جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے چار سو سے زائد علماء کے دستخطوں کے ساتھ شائع کیا۔ یہ فتویٰ دراصل بنیادی ستون تھا جس کی روشنی میں خلافت کمیٹی اور کانگریس کے رہنماؤں نے برطانوی سامراجی حکومت کے ساتھ عدم تعاون کیا۔ آزادی کی تحریک آزادی کے اس مرحلے کا بلا کم و کاست تحریک خلافت کی جدوجہد کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

اس موضوع پر مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں: "انڈین نیشنل کانگریس کی موجودہ تحریک خلافت ہی کے لئے ہے۔ خلافت تحریک ہی سے ہندوستان میں ہی اس کا آغاز ہوا اور کانگریس نے اس میں عمل میں شرکت کی ہے۔ اس وقت کی خلافت کمیٹی نے ہندوستان کی جدوجہد آزادی کی مکمل جدوجہد کی۔ حکیم اجمل خاںؒ کی قیادت میں ہزاروں افراد کانگریس کے ممبر ہو چکے ہیں۔ اور اب لاکھوں مسلمان ایک وقت تحریک میں ہیں۔" (تذکرۂ مولانا آزاد ص ۱۰۹)

(باقی آئندہ)

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کا صدارتی خطبہ (بقیہ)

[illegible]

اترپردیش کے تمام دل بدلوؤں کو وزارت کا انعام

بی جے پی کی اصول پرستی بے نقاب

۲۱ اکتوبر ۱۹۹۷ کو اکثریت ثابت کرنے کے بعد کلیان سنگھ نے اپنی کابینہ میں پہلی توسیع کر ڈالی [illegible] کابینہ میں ستر سے زیادہ چہرے شامل کیے گئے ہیں ان میں ۲۰ کابینہ اور ۴۳ اسٹیٹ منسٹر ہیں انہیں ملا کر وزیروں کی تعداد ۹۳ تک پہنچ گئی ہے وزیراعلیٰ کلیان سنگھ نے کابینہ کی توسیع کے بعد کہا کہ جلدی ہی اس کی اور توسیع کی جائے گی یہ کابینہ آزادی کے بعد اترپردیش کی سب سے بڑی کابینہ ہے گورنر رومیش بھنڈاری نے راج بھون میں ۲۱ اکتوبر کو نئے وزیروں کو حلف دلایا۔

کابینہ کی اس توسیع میں کانگریس سے الگ ہوکر تانترک کانگریس میں تبدیل ہونے والے سبھی باغی ممبران کو جگہ دی گئی ہے۔ [illegible]

توسیع کے بعد [illegible] اس توسیع کی خاص بات یہ رہی کہ بی ایس پی کے باغی گروپ [illegible] لوگوں کو وزیر بنا دیا گیا ہے [illegible] جن لوگوں کو کابینہ وزیر کی حیثیت سے حلف دلایا گیا ان کے نام حسب ذیل ہیں: نریش اگروال، [illegible]

[illegible]

اقتدار بچانے کے لئے اصول کی قربانی؟

کلیان سنگھ کی کابینہ کی توسیع [illegible]

[illegible]

دل بدلی کرنیوالوں کی اسمبلی رکنیت ختم کردی جائے

اپوزیشن پارٹیوں کا مطالبہ

اترپردیش کی سیاسی [illegible]

[illegible]

مسلمانوں کی قربانیوں کو نظر انداز کرنے والوں کو ہی تاریخ نظر انداز کر دے گی ـــ راجیش پائلٹ ـــ بقیہ صفحہ

جمع کرنے میں لگا ہوا ہے ... ملک کی ... تنظیم ... کو ... فرقہ وارانہ ... [illegible]

انھوں نے ... کانگریس ... [illegible]

انھوں نے کانگریس کی ... [illegible]

مسٹر پائلٹ نے ... جمعیۃ علماء ہند ... آزادی کے لئے ... قربانیوں کو ... [illegible]

جس میں ... تاریخ ... نظر انداز ... [illegible]

آج ہی دن دیکھنا پڑا۔

انھوں نے کہا کہ اصل مسئلہ ... غریب کا ہے ... تعلیمی اور اقتصادی حالات درست ... [illegible]

اس اجلاس کی نظامت کے فرائض جناب قاری شوکت علی صاحب اور مولانا محمود مدنی نے انجام دیئے ... اجلاس امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

[illegible]

انداز میں صحابہ کرام کے معیار حق ہونے کو قرآن و سنت سے ثابت کیا۔

مولانا سید ارشد مدنی ... نے اپنے خطاب میں ... اصلاح معاشرہ ... [illegible]

اس اجلاس کی نظامت کے فرائض ... [illegible]

دوروزہ اجلاس کی تیاری کے لئے ایک تیاری کمیٹی تشکیل دی گئی تھی ... [illegible]

... حضرات کا ... انتظام ... [illegible]

دارالعلوم بلاپارہ آسام میں پانچ روزہ تدریب المعلمین کا کیمپ

[illegible]

اعلان منجانب محکمہ شرعیہ ضلع گوڈا صوبہ بہار

مقدمہ نمبر ۸/...

[illegible]

بنام

[illegible]

اطلاع بنام مدعا علیہ

[illegible]

پروگرام اصلاح معاشرہ ... صوبہ مدھیہ پردیش

نمبر شمار	مرکزی نمائندے	صوبائی نمائندے	مقامات مع تاریخ
(۱)	جناب مولانا ... جمعیۃ علماء ہند	جناب مولانا ... جمعیۃ علماء مدھیہ پردیش	[illegible]
(۲)	جناب مولانا ... قاسمی صاحب ...	جناب مفتی ... صاحب قاسمی ... جامعہ عربیہ بھوپال (مدھیہ پردیش)	[illegible]
(۳)	جناب مفتی ...	جناب مولانا ... صاحب نائب شیخ الحدیث جامعہ عربیہ بھوپال (مدھیہ پردیش)	[illegible]
(۴)	جناب مفتی ... قاسمی ...	جناب مولانا ... صاحب ... جمعیۃ علماء مدھیہ پردیش	[illegible]
(۵)	جناب مولانا ... صاحب قاسمی ...	جناب مولانا ... صاحب ...	[illegible]
(۶)		جناب مولانا ... صاحب ... بھوپال	[illegible]

عالمی امن کے نوبل انعام یافتگان

۱۹۷۱ء سے ۱۹۹۷ء تک

[illegible]

عالمی امن سے متعلق اس سال کا نوبل انعام امریکی خاتون جوڈی ولیمز [illegible] کو دیا گیا ہے [illegible] تفصیل حسب ذیل ہے۔

[illegible]

۱۹۸۹ء: تبت کے روحانی پیشوا دلائی لامہ کو دیا گیا۔

۱۹۹۰ء: سوویت صدر میخائل گورباچوف کو دیا گیا۔

۱۹۹۱ء: برما کی حزب اختلاف کی رہنما آنگ سان سوچی کو دیا گیا۔

۱۹۹۲ء: [illegible]

۱۹۹۳ء: افریقی نیشنل کانگریس کے لیڈر نیلسن منڈیلا اور جنوبی افریقہ کے صدر ڈی کلارک کو مشترکہ طور پر دیا گیا۔

۱۹۹۴ء: اسرائیلی وزیر اعظم اسحاق رابن، اسرائیلی وزیر خارجہ شمعون پیریز اور PLO کے سربراہ یاسر عرفات کو مشترکہ طور پر دیا گیا۔

۱۹۹۵ء: [illegible]

۱۹۹۶ء: [illegible]

[illegible]

الجمعیۃ بک ڈپو دہلی کے

دو عظیم شاہکار

الجمعیۃ کیلنڈر ۱۹۹۸

مدنی ڈائری ۱۹۹۸

دیگر تمام خصوصیات

[illegible]

الجمعیۃ بک ڈپو، گلی قاسم جان، بلیماران دہلی ۶

جمہوریت کا خون

صفحہ اول کا بقیہ

[illegible]

بقیہ: جواہر القرآن

[illegible]

بقیہ: تمدن اسلامی کے تین مینار

[illegible]

بقیہ: وزارت کا انعام

[illegible]

بقیہ: قابل مواخذہ بدعنوانیاں

[illegible]

بقیہ: تدریب المعلمین کیمپ

[illegible]

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI 7-11-97
R.N.I. NO.-38985/82
Postal Registration No-DL-11052/97

کیا خود غرضی پر مبنی سیاسی اتحاد کا سلسلہ ختم ہوسکے گا؟

مشہور ہندی صحافی مسٹر رام شرن جوشی کی تجزیاتی تحریر

[illegible]

بی جے پی، بی ایس پی کے ذریعہ قومی سطح پر دلتوں کا مسیحا بننے کا خواب دیکھ رہی تھی لیکن وہ یہ بھول گئی کہ باپا اپنے ووٹ بینک میں کسی کو بھی چونچ مارنے نہیں دے گی

[illegible]

خریدار متوجہ ہوں

[illegible]

امیر شریعت اترپردیش کا انتخاب

مولانا عبدالعلیم فاروقی امیر شریعت مقرر

[illegible]

ہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی
مدیر اعلیٰ: مولانا اسعد مدنی
مدیر: [illegible]
ملکیت: جمعیۃ ٹرسٹ سوسائٹی
مقام اشاعت: مدنی ہال
[illegible]
مطبوعہ: [illegible] پرنٹنگ پریس دہلی